مسیح میں نئی زندگی: طاقتور مسیحی زندگی گزارنے کی بنیادیں۔
سیشن چار

خدا آپ کو برکت دے اور مسیح میں نئی زندگی، طاقتور مسیحی زندگی کے لئے بنیادیں کے چوتھے سیشن میں خوش آمدید۔ ہم اس حصے پر پڑھا رہے ہیں جس کا عنوان ہے کہ آپ بائبل پر یقین کر سکتے ہیں، جو اس حصے کا ہمارا بنیادی موضوع ہے۔ آپ بائبل پر یقین کر سکتے ہیں، اور ہم نے ان وجوہات پر بحث کی ہے کہ بائبل قابل یقین کیوں ہے۔ خدا کا نشان صحیفوں پر ہر جگہ ہے۔ تاریخی طور پر تصدیق شدہ نبوتیں ہیں۔ صرف خدا ہی اس طرح کی درستگی کے ساتھ مستقبل کے بارے میں بتا سکتا ہے جو ہم صحیفوں میں دیکھتے ہیں۔ تاریخ بائبل کی تائید کرتی ہے؛ آثار قدیمہ بائبل کی تائید کرتی ہے؛ صحیفوں میں سائنسی ثبوت جو بائبل کی حمایت کرتے ہیں، وہ ناقابل انکار ہیں۔ کوئی بھی ایماندار شخص صحیفوں کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے، "یہ صحیفہ واقعی خدا کا کلام ہے جیسا کہ یہ کہتا ہے۔" میں آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں جو اس کلاس کو سن رہے ہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ صحیفوں پر یقین کرنا چاہتے ہیں۔ خدا آپ کو برکت دے۔ میں بھی صحیفوں پر یقین کرنا چاہتا ہوں۔
بائبل واقعی قابل یقین ہے، اور ہم اس موضوع کو جاری رکھیں گے کہ بائبل قابل یقین ہے۔ اب ہم کاپیوں کی خوبصورتی کی طرف جائیں گے۔ آج ہم بائبل کی گم شدہ کتابوں کے امکان پر نظر ڈالیں گے۔ ہم متن کی نقل پر غور کریں گے، اور یہ کیسے جانتے ہیں کہ ہمارے پاس خالص متن ہے۔ بائبل کے بہت سے شکوک و شبہات رکھنے والے اور ناقدین کہتے ہیں کہ بائبل کو اتنی بار نقل کیا گیا ہے کہ یہ ناقابل اعتماد ہے۔ خواتین و حضرات، اگر آپ کو کچھ اور معلوم نہ ہو، تو یہ ایک درست دلیل لگتی ہے۔ بائبل ایک قدیم متن ہے۔ امریکہ میں، ہمارے پاس ایک بچوں کا کھیل ہے جسے "ٹیلیفون" کہتے ہیں، جہاں لوگ ایک دائرے میں بیٹھتے ہیں اور آپ پہلے شخص کے کان میں کچھ سرگوشی کرتے ہیں، وہ اگلے شخص کو سرگوشی کرتا ہے، اور اگلے شخص کو، اور جب تک یہ گھوم کر واپس آتا ہے، یہ بالکل مختلف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح، جب لوگ سنتے ہیں کہ بائبل کو خود بار بار نقل کیا گیا ہے، تو وہ بھی یقین کرتے ہیں کہ شاید بائبل ناقابل اعتماد ہے۔ یہ سچ نہیں ہے، اور میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ یہ کیسے کام کرتا ہے۔
بائبل کو نقل کیا گیا ہے، ہاں، لیکن اس حد تک نہیں کہ یہ ناقابل اعتماد ہو؛ بالکل اس کے برعکس، اسے اس حد تک نقل کیا گیا ہے کہ یہ قابل اعتماد ہے۔ جو لوگ متنوں کی تاریخ کا مطالعہ نہیں کرتے، وہ ضروری طور پر اسے نہیں سمجھتے، لیکن جتنی زیادہ نقل آپ کے پاس کسی متن کی ہوں، اتنا ہی آسان ہوتا ہے کہ اصل تک واپس جایا جائے۔ علماء اسے متن کا "استحکام" کہتے ہیں۔

تصور کریں کہ یہ 1800 کی دہائی کا شروع ہے، کمپیوٹرز اور کاربن کاغذ سے پہلے، اور میں ایک دوست کو خط لکھتا ہوں اور اس خط کی ایک نقل بناتا ہوں، جسے میں ایک فائل میں رکھتا ہوں۔ بعد میں، میرا دوست میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے، "تم نے جو خط مجھے لکھا تھا وہ میں نے گم کر دیا؛ کیا میں تمہاری نقل دیکھ سکتا ہوں؟" تو میں اپنی نقل لاتا ہوں، اور جب میں اسے دیکھتا ہوں تو مجھے کچھ ایسی چیز نظر آتی ہے جو مجھے یاد نہیں کہ میں نے لکھی تھی، اور میں سوچنے لگتا ہوں کہ کیا میں نے اسے غلط نقل کیا۔ کیا میں نے کوئی سطر چھوڑ دی؟ کیا میں نے اپنی نقل میں خود کو غلط پیش کیا؟ میرے پاس اسے جانچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہوگا کیونکہ اصل غائب ہے اور میں واحد نقل پکڑے ہوئے ہوں۔

لیکن فرض کریں کہ میں اپنے شہر کے 10 کونسلرز کو ایک خط لکھنا چاہتا ہوں–دوبارہ، کاربن کاغذ یا کمپیوٹرز سے پہلے۔ تو، میں 10 دوستوں کو اکٹھا کرتا ہوں اور کہتا ہوں: "میں یہ خط تمہیں پڑھ کر سناؤں گا، اور تم وہ لکھو جو میں پڑھتا ہوں اور پھر ہم اسے 10 کونسلرز کو بھیج دیں گے۔ اس طرح مجھے اگلے چند دنوں تک بار بار وہی خط نقل کرنے میں وقت نہیں گزارنا پڑے گا۔" وہ اس پر راضی ہو جاتے ہیں، اور ہم یہ کرتے ہیں۔ بعد میں، ایک کونسلر واپس آتا ہے اور کہتا ہے، "میں یقین نہیں کر سکتا کہ تم نے یہ لکھا،" اور مجھے اس کا خط دیتا ہے۔ میں اسے دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں: "مجھے نہیں لگتا کہ میں نے یہ لکھا۔ یہ یقیناً وہ نہیں ہے جو میرا مطلب تھا۔ مجھے حیرت ہے کہ جس آدمی نے نقل بنائی اس نے مجھے غلط سنا۔" تو، میں دراز میں اپنا اصل خط لینے جاتا ہوں، اور میں ہر جگہ، ہر پتھر اور درخت کے نیچے دیکھتا ہوں، لیکن مجھے اپنا اصل خط نہیں ملتا۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں اصل متن تک کیسے واپس جا سکتا ہوں؟ میں کیسے جان سکتا ہوں کہ میں نے اصل میں کیا کہا تھا؟

اگر میں باقی نو کونسلرز کے پاس جاؤں اور ان کے خطوط جمع کروں اور ہم تمام نقل کا موازنہ کریں، تو ہم اصل متن تک واپس جا سکتے ہیں، کیونکہ کوئی شخص جو خط کی نقل بناتا ہے وہ شاذونادر ہی ایک ہی غلطی اسی طرح کرتا ہے۔

مثال کے طور پر، فرض کریں کہ رب یسوع مسیح نے رسول پولس سے یونانی زبان میں بات کی۔ (ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس سے آرامی زبان میں بات کی ہو، لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ، چونکہ رسول پولس غیر قوموں کے لئے رسول تھے، جب تک وہ افسیوں، فلپیوں اور کلسیوں کی کتابیں لکھ رہے تھے، وہ یونانی زبان میں روانی سے بول سکتے تھے۔) جب رسول پولس نے وہ لکھا جو رب نے انہیں وحی کے ذریعے دیا، روم میں لاطینی کلیسیا کے نمائندے ان کے پاس آئے ہوں گے اور نقل مانگی ہوں گی، تو نقل لاطینی زبان میں بنائی گئی ہوں گی۔ اسی طرح، آرامی کلیسیا کے نمائندوں نے پولس سے کہا ہوگا کہ وہ بھی نقل چاہتے ہیں، تو آرامی زبان میں نقل بنائی گئی ہوں گی۔ اور جب فلپیوں نے اپنا خط

وصول کیا، تو پڑوسی کلیسیا آئی اور کہا کہ وہ بھی ایک نقل چاہتے ہیں، تو انہوں نے نقل بنائی۔ اس طرح مختلف زبانوں میں، مختلف اوقات میں نقل بنائی گئیں۔ ان مخطوطات کی تعداد ہمیں اب، مخطوطہ سے مخطوطہ کا موازنہ کر کے، یونانی متن کو دوبارہ بنانے کی اجازت دیتی ہے۔ نئے عہدنامے کے یونانی مخطوطات 5,300 سے زیادہ ہیں، لاطینی نئے عہدنامے کے 10,000 سے زیادہ مخطوطات ہیں، اور دیگر ابتدائی نسخوں کے 9,000 سے زیادہ مخطوطات ہیں، جن میں آرامی، قبطی، آرمینیائی، ایتھوپیائی، جارجیائی، سلاوی قوموں کی، اور قدیم انگریزی شامل ہیں۔ ان تمام زبانوں میں نئے عہدنامے ہیں جن کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ کل 24,000 سے زیادہ مخطوطات ہیں! ان مخطوطات کا موازنہ کیا جا سکتا ہے، اور ہم اصل متن تک واپس جا سکتے ہیں۔

آج دنیا میں بائبل کے خلاف ایک تعصب پایا جاتا ہے۔ جب جامعہ کے طلباء قدیم فلاسفروں جیسے افلاطون اور ہومر کو پڑھتے ہیں، تو ان کے پروفیسر کبھی نہیں کہتے: "ویسے، افلاطون شاید ناقابل اعتماد ہے۔ افلاطون کے بچ جانے والے مخطوطات اتنے کم ہیں کہ ہمیں یہ پتہ لگانے کا کوئی طریقہ نہیں کہ ہمارے پاس اصل متن ہے یا نہیں۔" اس کے برعکس، نئے عہدنامے کے 24,000 سے زیادہ مخطوطات ہیں جن کا ہم موازنہ کر کے اصل متن دوبارہ بنا سکتے ہیں، جبکہ سب سے زیادہ مخطوطات والا دوسرا فاتح ہومر کی ایلیاڈ ہے، جس کے 643–یعنی ایک ہزار سے بھی کم– مخطوطات ہیں۔ نئے عہدنامے کے 24,000 سے زیادہ مخطوطات کے ساتھ، ہم موازنہ اور تضاد کر کے اصل متن تک واپس جا سکتے ہیں، قابل علماء اس بات سے متفق ہیں کہ ہمارے پاس جو یونانی نیا عہدنامہ ہے وہ خالص ہے۔ عزت مآب عالم عزرا ایبٹ نے نئے عہدنامے کے متن کی پاکیزگی کو 99.75 فیصد پر رکھا۔ اے ٹی رابرٹسن، جو تمام وقت کے عظیم یونانی علماء میں سے ایک ہیں، جن کی یونانی صرف و نحو ان کے بعد بھی زندہ ہیں، نے نئے عہدنامے کے متن کی پاکیزگی کو 99.9 فیصد پر رکھا۔ خواتین و حضرات، اگر آپ نے سنا ہے کہ "ہم بائبل پر بھروسہ نہیں کر سکتے کیونکہ اسے بار بار نقل کیا گیا ہے،" تو جس شخص نے آپ کو یہ بتایا وہ صورتحال سے محض ناواقف ہے، کیونکہ ہمارے پاس ایک یونانی متن ہے جو خالص ہے، اور ہم مختلف طریقوں سے اصل متن تک واپس جا سکتے ہیں۔

یہ نقل ایک درخت بناتی ہیں، اور انہیں متنی نظریے میں "خاندان" کہا جاتا ہے۔ ایک درخت کا تصور کریں جس کی جڑ اصل ہو، جب خدا نے موسیٰ یا پولس جیسے شخص کو کلام سانس دیا۔ وہاں سے، فرض کریں کہ کچھ نقل بنائی گئیں، جو تنے کی طرح ہوں گی؛ اور پھر مزید نقل بنائی گئیں، جو شاخوں کی طرح ہوں گی۔ تو، آپ اس درخت کو دوبارہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ تازہ ترین مخطوطات ہوں، اور پھر، ایک سلسلہ میں، پہلے کے مخطوطات تک واپس جائیں۔ ہم مختلف طریقوں سے پہلے کے مخطوطات تک واپس جا سکتے ہیں۔ ہم

اس مواد کو دیکھتے ہیں جس پر وہ چھپے ہیں، خط کے سائز اور شکل کو، اور جو رسم الخط استعمال ہوئی ہے۔ ہم اس سیاہی کو دیکھتے ہیں جو استعمال ہوئی ہے؛ حتیٰ کہ سیاہی کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم متن میں آرائش کو دیکھتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ہمیں یہ پتہ لگانے کی اجازت دیتی ہیں کہ متن کب اکٹھا کیا گیا تھا۔ اور دوبارہ، عظیم یونانی عالم اے ٹی رابرٹسن نے متن کی پاکیزگی کو 99.9 فیصد پر رکھا۔

پچھلے 40 سالوں یا اس کے قریب، تکنیک نے ہمیں واقعی اصل متن کے قریب پہنچنے کے قابل بنایا ہے۔ سوچیں کہ 24,000 مخطوطات کا دستی طور پر موازنہ کرنا کتنی بڑی کوشش ہو گی! اگر کوئی آپ کو 24,000 یونانی مخطوطات دے اور آپ کو انہیں ایک ساتھ رکھ کر موازنہ کرنا ہو۔ سب سے پہلے، آپ کو ایک بڑا ہال چاہیے ہوگا۔ اور پھر ان کا موازنہ کرنا! بہت سے شاندار مردوں اور عورتوں نے اپنی پوری زندگی متن کو دوبارہ بنانے کی کوشش میں صرف کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور انہوں نے یہ کیا۔ اب، ہمارے جدید دور میں، تکنیک نے اس عمل کو تیز کر دیا ہے اور ہمیں اور بھی زیادہ درست ہونے کے قابل بنایا ہے–اور یہ جاننا بہت اہم ہے۔

ہماری درستگی میں مدد کرنے والی ایک اور چیز بحر مردار طومار ہیں۔ یہاں ان کے بارے میں ایک مختصر تاریخ ہے۔ عبرانی ایک صامتی زبان ہے۔ پرانے عہد نامے کے زمانے میں اور مسیح کے زمانے میں، عبرانی میں صرف دو حروف صوتی لکھے جاتے تھے: الف اور یو۔ باقی تمام حروف صوتی–ای، یو، اور ای–بولے جاتے تھے لیکن لکھے نہیں جاتے تھے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا جب ہر کوئی عبرانی بولتا تھا، جو کہ یسوع مسیح کے زمانے میں اور اس سے پہلے تھا۔ تو، یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا کہ حروف صوتی لکھے نہیں جاتے تھے کیونکہ ہر کوئی صحیفوں کا مطالعہ کرتا تھا، ہر کوئی صحیفوں کو جانتا تھا، اور ہر کوئی بغیر حروف صوتی کے الفاظ جانتا تھا۔

رومی سلطنت کے یہوداہ پر فتح کے بعد، عبرانی زبان کم کم بولی جانے لگی، اور مختلف مکاتب نے متن میں حروف صوتی شامل کرنے کی کوشش کی۔ ایک مکتب تھا جسے مصوریتی کہا جاتا تھا، جس نے حروف صوتی کا ایک نظام بنایا۔ درحقیقت، اگر آپ جدید عبرانی سے واقف ہیں، تو اس میں حروف صوتی کے نقطے ہیں، چھوٹے نقطے اور لکیریں اور لہریں جو مختلف حروف صوتی اور مختلف آوازوں کی نمائندگی کرتی ہیں، جو انہوں نے صامتی حروف کے ارد گرد رکھے۔ پھر مصوریتیوں نے منظم طور پر ہر اس

عبرانی متن کو تباہ کرنا شروع کیا جو ان کا نہیں تھا۔ 900 عیسوی تک انہوں نے اتنا مکمل کام کیا کہ کوئی عبرانی متن موجود نہ رہا جو مصوریتی عبرانی متن نہ ہو۔ کوئی بھی متن موجود نہ تھا جو خالصتاً مسیح کے زمانے جیسا ہو۔ تو، متن کے ناقدین سامنے آئے اور کہا: "آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ مصوریتی علماء نے متن میں اضافہ نہیں کیا، متن سے کچھ کم نہیں کیا، یا متن کو تبدیل نہیں کیا۔ آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس آج جو عبرانی متن ہے وہی عبرانی متن ہے جو یسوع مسیح نے پڑھا۔" اور ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے تھے۔ پھر، 1947 میں بحر مردار طومار دریافت ہوئے۔ بحر مردار طومار مسیح کے زمانے اور اس سے پہلے کے ہیں، اور وہ پرانے عہد نامے کی ہر کتاب کے ٹکڑوں کی نمائندگی کرتے ہیں سوائے استیر کے۔

ان بحر مردار طوماروں کو استعمال کر کے، یہ دکھایا گیا ہے کہ مصوریتیوں نے، جب انہوں نے اپنی مصوریتی حروف صوتی کی نشاندہی کی، عبرانی متن کو اتنی کامل طور پر محفوظ کیا کہ ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس آج جو عبرانی متن ہے وہی عبرانی متن ہے جو مسیح نے پڑھا۔ تو، کیا اس بات میں کوئی صداقت ہے جب کوئی کہتا ہے کہ اسے بار بار نقل کیا گیا اور یہ ناقابل اعتماد ہے؟ نہیں، اس میں بالکل کوئی صداقت نہیں ہے۔ ہم دستاویزی طور پر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس آج جو عبرانی متن ہے وہ بالکل ویسا ہی درست ہے جیسا کہ مسیح نے پڑھا۔ ہم دستاویزی طور پر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ یونانی متن 99 فیصد سے زیادہ خالص ہے، اور اے ٹی رابرٹسن جیسے یونانی عالم تو یہ بھی کہیں گے کہ یہ 99.9 فیصد خالص ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔

اس کے علاوہ، صحیفوں میں معلومات کا زبردست انکشاف ہے۔ بائبل ایک بڑی کتاب ہے؛ درحقیقت، یہ دلچسپ ہے کہ بہت سے لوگ جو مسیحیت میں نئے ہیں، بائبل کے حجم کو دیکھ کر اسے مشکل سمجھتے ہیں۔ لیکن اتنی بڑی کتاب ہونے کی خوبصورتی، بائبل کی خوبصورتی، یہ ہے کہ اس میں انکشاف ہوتا ہے۔ خواتین و حضرات، متن کی کسی غلطی کی وجہ سے کوئی ایک عقیدہ بھی مشکوک نہیں ہے، اور علماء اس کی گواہی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، چوری کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پوری بائبل میں صرف ایک آیت ہے جو کہتی ہے کہ چوری نہ کرو؟ آپ جس عقیدے کو دیکھنا چاہیں (مثال کے طور پر، نجات کا عقیدہ) وہ مختلف طریقوں سے، مختلف کتابوں میں کئی بار لکھا گیا ہے۔ تو خدا معلومات کے انکشاف کا استعمال کرتا ہے۔ اس نے اپنے کلام کی حفاظت کی، خدا آپ کو برکت دے۔ ہاں، اس نے کیا۔ خدا نے اس کلام کی حفاظت مختلف کتابوں میں، مختلف طریقوں سے، وہی سچائیاں لکھ کر کی، تاکہ صرف

ایک متن کو تبدیل کرنے سے وہ سچائیاں گم یا مسخ نہ ہو سکیں۔ تو آج، علماء گواہی دے سکتے ہیں کہ کلیسیا کا کوئی ایک عقیدہ بھی متن کی غلطی کی وجہ سے مشکوک نہیں ہے-ایک بھی نہیں۔

آیئے بائبل کی گم شدہ کتابوں کے بارے میں بھی بات کریں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں: "پروٹسٹنٹ قانون کی 66 کتابیں ہیں۔ یہ صرف کتابوں کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔ بائبل کی بہت سی گم شدہ کتابیں ہیں۔" لیکن یہ معاملہ نہیں ہے۔ شاندار مردوں اور عورتوں نے اپنی پوری زندگی قانون کے نام سے مشہور چیز کی درستگی اور سالمیت کے لئے وقف کی ہے (جو یونانی لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے اصول)۔ صحیفوں کا قانون وہ ہے جو بائبل میں شامل ہونا چاہئے اور کیا نہیں۔ جن شاندار مردوں اور عورتوں نے اپنی پوری زندگی صحیفوں کے قانون کا مطالعہ کرنے میں صرف کی، انہوں نے بار بار ثابت کیا کہ بائبل کی 66 کتابیں جو ہم پروٹسٹنٹ بائبل کہتے ہیں، واقعی خدا کا کلام ہیں، اور کچھ بھی غائب نہیں ہے۔ کسی ناقد کے لئے یہ کہنا آسان ہے کہ بائبل کی گم شدہ کتابیں ہیں۔ لیکن جو کوئی بھی واقعی کام کرنا چاہتا ہے اور اس موضوع کا مطالعہ کرتا ہے وہ پائے گا کہ بائبل کی کتابیں غائب نہیں ہیں۔ آپ اعتماد کر سکتے ہیں کہ یہ بائبل جو ہم پڑھ رہے ہیں مکمل ہے۔

اگر آپ گم شدہ معلومات کے ٹکڑے کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں سمندری ڈاکوؤں کی مثال دیکھنی ہوگی، کیونکہ ان کے پاس صحیح خیال لگتا ہے۔ سمندری ڈاکو خزانے کا نقشہ استعمال کرتے ہیں۔ ہر اچھی سمندری ڈاکو کی کہانی میں ایک نقشہ ہوتا ہے جس کا ایک کونا پھٹا ہوا ہوتا ہے یا اس کا کوئی ٹکڑا غائب ہوتا ہے۔ لیکن سمندری ڈاکو نقشے کو سمیٹ کر یہ نہیں کہتے کہ اس کا ایک ٹکڑا غائب ہے اور یہ بے کار ہے۔ اس کے بجائے، وہ اس نقشے کے ٹکڑے کا مطالعہ اور جائزہ لیتے ہیں جو ان کے پاس ہے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ کتنے لوگ جو کہتے ہیں کہ بائبل کی کوئی گم شدہ کتاب ہے، ایسا کرتے ہیں؟ اس کے بجائے، وہ اس معلومات کے مطابق بھی نہیں جیتے جو موجود ہے۔ کون سا عقیدہ ممکنہ طور پر گم شدہ کتاب میں غائب ہو سکتا ہے؟ نہیں، خواتین وحضرات، اب وقت ہے کہ اسے واضح کیا جائے۔ جو لوگ بائبل کی گم شدہ کتابوں کے بارے میں شکایت کرتے ہیں، وہ صرف اسے بہانے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں کہ وہ اس بائبل کے مطابق نہ جئیں جو موجود ہے۔ وہ سمندری ڈاکوؤں جتنا اچھا بھی نہیں کرتے۔ ہمارے پاس جو بائبل ہے وہ مکمل ہے۔ آپ اس پر یقین کر سکتے ہیں۔ آپ اس پر اپنا ایمان رکھ سکتے ہیں۔

آیئے بائبل کی ساخت کے بارے میں بات کریں تاکہ ہم جان سکیں کہ جب ہم جدید بائبل اٹھاتے ہیں تو ہم کس چیز سے نمٹ رہے ہیں۔ تمام قدیم متون، تقریباً 800 عیسوی تک، عظیم الحروف رسم الخط

میں لکھے گئے تھے۔ یہ رسم الخط تمام بڑے حروف، یا بڑے حرف، پر مشتمل تھا، اور حروف آپس میں ملے ہوئے تھے۔ یہی طریقہ تھا جس میں 800 عیسوی تک تمام کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ اگر آپ اپنے تحریری تکنیک پر کچھ سطریں لکھیں، انہیں تمام بڑے حروف میں بنائیں اور ملائیں، تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انہیں خاموشی سے پڑھنا بہت مشکل ہے۔ تو، قدیم دنیا میں، تمام لوگ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ اسی لئے، مثال کے طور پر، اگر آپ اعمال پڑھ رہے ہیں، جب فلپس ایتھوپیائی خواجہ سرا کے قریب جاتا ہے، تو کہتا ہے کہ فلپس نے خواجہ سرا کو یسعیاہ کی کتاب سے پڑھتے ہوئے سنا۔ فلپس خواجہ سرا کو کیسے سن سکتا تھا؟ اگر آپ میرے دفتر میں آئیں اور میں پڑھ رہا ہوں، تو آپ مجھے نہیں سنیں گے کیونکہ میں بلند آواز سے نہیں پڑھتا۔ لیکن قدیم دنیا میں، چونکہ کتابیں تمام بڑے حروف میں تھیں، تمام عظیم الحروف اور آپس میں ملے ہوئے، لوگ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

اور یہی طریقہ تھا جس میں رسم الخط 800 عیسوی تک رہے۔ 800 عیسوی میں، ایک نئی تحریری طرز جسے صغیر الحروف کہا جاتا تھا، استعمال ہونا شروع ہوا کیونکہ اس سے جگہ بچتی تھی اور اس طرح پیداواری لاگت کم ہوتی تھی۔ صغیر الحروف تمام چھوٹے حروف پر مشتمل ہوتا تھا، اور وہ بھی آپس میں ملے ہوئے تھے۔ یہ دلچسپ ہے کہ (کم از کم انگریزی میں) ہم بڑے اور چھوٹے حروف کے امتزاج کے عادی ہیں اور ہمیں اپنے اسکول کے بچوں کو سکھانا پڑتا ہے کہ کون سے حروف بڑے کرنا ہیں۔ پھر لوگوں نے الفاظ کو الگ کرنا شروع کیا اور کبھی کبھار 700 یا 800 عیسوی میں ان کے درمیان خالی جگہ رکھی، جب الفاظ کے درمیان خالی جگہ زیادہ باقاعدگی سے استعمال ہونے لگی۔

جب آپ ہماری جدید بائبل پڑھتے ہیں، تو اس میں ابواب ہوتے ہیں۔ سب سے قدیم باب کی تقسیم تقریباً 350 عیسوی سے شروع ہوئی۔ آج کے معیاری ابواب 1227 عیسوی سے ہیں۔ آج کی آیات جنیوا بائبل 1560 سے آتی ہیں۔ اب، آیات 10ویں صدی میں مختلف جگہوں پر متن میں رکھی جانے لگیں، لیکن یاد رکھیں، نقل ہاتھ سے بنائی جاتی تھیں اور مختلف لوگوں کی بائبل سب مختلف ہوتی تھیں۔ معیاری آیات جنیوا بائبل 1560 میں رکھی گئیں۔ یہ صحیفوں کے بارے میں کچھ حقائق ہیں، لیکن نتیجہ یہ ہے، خواتین و حضرات، آپ بائبل کے متن پر بھروسہ کر سکتے ہیں، خدا آپ کو برکت دے۔

ایک سوال جو آپ خود سے پوچھ سکتے ہیں جب آپ یہ سن رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ، "اگر میں متن پر بھروسہ کر سکتا ہوں، اور اگر متن اتنا خالص ہے، تو پھر اتنی ساری تراجم یا بائبل کے نسخے کیوں ہیں؟" مسیحی کتابوں

کی دکانوں میں ایک کے بعد ایک نسخہ ہوتا ہے، جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیوں ہیں اور میرے لئے کون سا صحیح ہے۔ اس کے کئی وجوہات ہیں کہ اتنی ساری تراجم ہیں، اور اس کلاس میں ہم چار اہم وجوہات پر بحث کریں گے۔ ایک وجہ مترجمین کا مقصد ہے۔

مختلف تراجم کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کنگ جیمز ورژن 1611 میں لکھا گیا تھا، اور یہ انگلینڈ میں پروٹسٹنٹ اصلاح کے زمانے میں علماء کے ایک گروہ کا کام تھا۔ انگلینڈ کے لوگ ایک انگریزی ترجمے کے لئے پکار رہے تھے –ایک مکمل بائبل جو انگریزی میں اکٹھی کی گئی ہو جسے وہ پڑھ سکیں۔ یہ کنگ جیمز مترجمین کا مقصد تھا: انگلینڈ کے عام لوگوں کو ایک ایسی بائبل کا نسخہ فراہم کرنا جو قدامت پسند ہو، متن کے ساتھ سچا ہو اور درست ہو۔ نیو انٹرنیشنل ورژن نسبتاً قدامت پسند سامعین کے لئے بنایا گیا ہے۔ مترجمین کا مقصد ترجمے کے لحاظ سے کچھ حد تک قدامت پسند اور متن کے ساتھ سچا رہنا تھا، لیکن کنگ جیمز میں استعمال ہونے والے کچھ پرانے انگریزی الفاظ کو ختم کرنا تھا جو ہمارے دور کے لوگوں کے لئے پڑھنے اور سمجھنے میں مشکل تھے۔

لہذا ترجمے کا مقصد یا سامعین فرق ڈالتے ہیں۔ اس کی ایک بہت واضح مثال فلپیوں کا ایک حصہ ہے، جو کہ رسول پولس کی طرف سے لکھے گئے کلیسیائی خطوط میں سے ایک ہے۔ یقیناً، انہوں نے وحی کے ذریعے لکھا، کیونکہ تمام صحیفہ خدا کی طرف سے سانس دیا گیا ہے۔ وہ اپنی سابقہ زندگی کو چھوڑنے اور اپنی جسمانی کامیابیوں کو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہ سمجھنے کے بارے میں لکھتے ہیں جو انہوں نے مسیح میں حاصل کیا۔ ہم پہلے نیو انٹرنیشنل ورژن سے پڑھیں گے، اور پھر میں اسی صحیفے کے حصے کو ایک بہت، بہت مختلف ترجمے سے پڑھوں گا۔

فلپیوں 3:3-6 (نیو انٹرنیشنل ورژن)

کیونکہ ہم ہی ختنہ والے ہیں جو خدا کی روح سے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں اور جسم پر بھروسہ نہیں رکھتے، حالانکہ مجھے خود جسم پر بھروسہ رکھنے کی وجہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا سمجھتا ہے کہ اسے جسم پر بھروسہ رکھنے کی وجہ ہے تو مجھے اس سے زیادہ ہے۔ آٹھویں دن ختنہ کیا گیا، اسرائیل کی قوم سے، بن یمین کے قبیلے سے، عبرانیوں کا عبرانی، شریعت کے لحاظ سے فریسی، غیرت کے لحاظ سے کلیسیا کو ستاتا تھا، قانونی راستبازی کے لحاظ سے بے عیب۔

پولس نے ابھی مسیح میں اپنی زندگی سے پہلے اپنی اسناد کی فہرست دی ہے۔ پھر وہ جاری رکھتے ہیں:

فلپیوں 3:7-9
لیکن جو کچھ میرا نفع تھا، اسے میں نے مسیح کے لئے نقصان سمجھا۔ بلکہ میں سب کچھ اس عظیم تر عظمت کے مقابلے میں نقصان سمجھتا ہوں جو اپنے خداوند مسیح یسوع کو جاننے سے ہے، جس کے لئے میں نے سب کچھ کھو دیا۔ میں انہیں کچرا سمجھتا ہوں تاکہ میں مسیح کو حاصل کروں اور اس میں پایا جاؤں، نہ کہ اپنی وہ راستبازی جو شریعت سے آتی ہے [دوسرے لفظوں میں، وہ راستبازی نہیں جو اپنی کامیابیوں پر مبنی خوداطمینان سے آتی ہے]، بلکہ وہ جو مسیح پر ایمان سے آتی ہے، وہ راستبازی جو خدا سے آتی ہے اور ایمان سے ہے۔

یہ نیو انٹرنیشنل ورژن ہے۔ اب، میں فلپیوں کے اسی حصے کو ایک ترجمے سے پڑھوں گا جسے پولس کے خطوط کا کاٹن پیچ ورژن کہا جاتا ہے۔ اسے 1957 عیسوی میں کلیرنس جورڈن نے ترجمہ کیا تھا، جو جارجیا کے دل میں ایک مختلف نسلوں کی زرعی برادری کے لئے خدمت گار تھے۔ یہ لوگ غالباً غیر تعلیم یافتہ تھے، اپنی پوری زندگی نسلی تعصب سے نبرد آزما رہے، مالی مشکلات کا سامنا کر رہے تھے، اور ان میں سے بہت سے غالباً ان پڑھ بھی تھے۔ کلیرنس کو الفاظ کا استعمال کرنا پڑا تاکہ ایک ایسا ترجمہ بنایا جا سکے جو واقعی ان لوگوں سے بات کرے، کچھ ایسا جو ان کے لئے بات چیت کرے اور ان کے لئے اتنا ہی زندگی بدل دینے والا ہو جتنا کہ نیو انٹرنیشنل ورژن ہمارے لئے ہے۔

فلپیوں 3:3 اور آگے (کاٹن پیچ ورژن)
کیونکہ ہم سچی کلیسیا ہیں، یعنی وہ سب جو خدا کی روحانی عبادت کرتے ہیں، جو مسیح یسوع کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جو سماجی مرتبے کی علامات پر کوئی بھروسہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ میرے پاس خود ان علامات کی بہتات ہے۔ اگر کوئی اور سمجھتا ہے کہ اس کے پاس مرتبہ ہے، تو میرے پاس اس سے بھی زیادہ ہے: بپتسمہ لیا ہوا کلیسیا کا رکن، ایک گورا آدمی جو پرانی جنوبی خاندان سے ہے، سو فیصد خالص انگریزی۔ مذہب کے لحاظ سے پروٹسٹنٹ؛ لگن کے لحاظ سے تمام باہر کے اشتعال انگیزوں کو سخت سزا دینا؛ کلیسیا کے قواعد وضوابط کے لحاظ سے بے داغ۔ لیکن جو کچھ میرا نفع تھا، اسے میں نے مسیح کے لئے نقصان سمجھا۔

آپ وہی تصورات سن سکتے ہیں جو منتقل ہو رہے ہیں، لیکن اس نے کتنے شاندار الفاظ کا انتخاب کیا جو ان لوگوں سے بات کرتے ہیں! وہ ضروری طور پر بن یمین کے قبیلے کے بارے میں نہیں جانتے تھے؛ وہ "عبرانیوں کا عبرانی"

کے جملے کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے پروٹسٹنٹ، خالص انگریزی، پرانی جنوبی خاندان کو سمجھا؛ وہ ان جملوں کو سمجھ گئے۔ آیئے آگے بڑھیں۔

بے شک، میں سب کچھ نقصان سمجھتا ہوں اس عظیم قدر کے مقابلے میں جو میرے خداوند مسیح یسوع کو جاننے کی ہے۔ میں نے اس کے لئے سب کچھ کھو دیا اور اسے محض کچرا سمجھتا ہوں، تاکہ میں اس کے بجائے مسیح کو حاصل کروں اور اس کے ساتھ اپنی شناخت بناؤں، نہ کہ اپنی کلیسیائی نیکی کا اپنا انداز رکھوں، بلکہ وہ نیکی جو مسیح کی اطاعت سے آتی ہے، خدا کی قسم کی نیکی جو اطاعت پر مبنی ہے۔

ان دونوں تراجم کے موازنہ اور تضاد میں آپ جو سن سکتے ہیں وہ یہ خیال ہے کہ اہم پیغام، اہم نکتہ، وہی ہے، لیکن مترجم کی طرف سے منتخب کردہ الفاظ ایک خاص سامعین سے بات چیت کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔

دوسرا نکتہ: اس سوال کا جواب دینے کے لئے کہ اتنی ساری تراجم کیوں ہیں، اس کا تعلق مترجمین کے مخصوص گروہ کے علم الٰہیات سے ہے۔ اس کی ایک بہت واضح مثال 1 کرنتھیوں باب 14 میں ہے:

1 کرنتھیوں 14:1 (اردو ریوائزڈ ورژن)
محبت کے راستے پر چلو اور روحانی نعمتوں کی شدید خواہش کرو، خاص طور پر نبوت کی نعمت کی۔

ایک بھی یونانی مخطوطہ نہیں ہے جس میں "نعمتیں" کا لفظ ہو؛ ایک بھی نہیں۔ تو آپ کو خود سے پوچھنا ہوگا، "یہ یہاں کیوں ہے؟" اس خاص معاملے میں، یہ مترجمین کے علم الٰہیات سے متعلق تھا۔ میں اس وقت اس علم الٰہیات کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا، کیونکہ ہم اس کلاس میں بعد میں کئی سیشنز میں خدا کے کلام کی درستگی کو روح القدس کے میدان اور روحانی نعمتوں یا روحانی مظاہر کے تصور کے حوالے سے واضح کریں گے۔ لیکن میرا نکتہ یہ ہے کہ "نعمتیں" کا لفظ یونانی متن میں کوئی متوازی لفظ نہیں رکھتا۔ اسے صرف شامل کیا گیا تھا، اور اسے مترجم کے علم الٰہیات کی وجہ سے منتخب کیا گیا تھا۔

تیسرا نکتہ: آپ کے سوال کا جواب دینے کے لئے کہ اتنی ساری تراجم کیوں ہیں، یہ صرف مترجمین کے مخصوص گروہ کی طرف سے استعمال کردہ یونانی یا عبرانی متون کے انتخاب سے ہے۔ ان کے متن کے انتخاب کی

بنیادکئی عوامل پر ہو سکتی ہے۔ ایک عامل مختلف متون تک رسائی ہو سکتا ہے۔ ایک اور عامل ایک متن کی صداقت پر دوسرے کے مقابلے میں ان کا اعتماد ہو سکتا ہے۔ ایک اور وجہ محض ان کی ترجیح ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ مختلف یونانی اور عبرانی متون سے واقف تھے۔ براہ کرم متی باب 6 کی طرف جائیں، جہاں اس کی بھی ایک واضح مثال ہے۔ متی باب 6 رب کی دعا ہے، رب کی دعا کا بالکل آغاز، آیت 9 میں۔ میں نیو انٹرنیشنل ورژن سے پڑھوں گا۔

متی 6:9 (اردو ریوائزڈ ورژن)

"...پھر تمہیں اس طرح دعا کرنی چاہئے: "اے ہمارے باپ جو آسمانوں میں ہے،

اور پھر یہ دعا کے باقی حصے کے ساتھ جاری ہے۔ اب اگر ہم لوقا باب 11 کی طرف جائیں، جو کہ رب کی دعا بھی ہے، یہ صرف وہی واقعہ ہے جو لوقا نے متی کے بجائے ریکارڈ کیا ہے۔

لوقا 11:2

"'...انہوں نے ان سے کہا، "جب تم دعا کرو، کہو، 'اے باپ، تیرا نام مقدس ہو

آپ پوچھ سکتے ہیں، "فرق کیوں ہے؟" پھر آپ کنگ جیمز ورژن کھولتے ہیں، اور متی 6:9 اور لوقا 11:2 دونوں میں لکھا ہے، "اے ہمارے باپ جو آسمانوں میں ہے..."۔ اس سے سوال اٹھتا ہے، "یہ نیو انٹرنیشنل ورژن میں مختلف کیوں ہے لیکن کنگ جیمز ورژن میں ایک جیسا ہے؟" جواب یہ ہے کہ دونوں مختلف تراجم جن متون پر مبنی ہیں۔ جیسے جیسے متن کی مختلف تراجم نقل کی گئیں، کہیں نہ کہیں ایک کاتب نے متی 6:9 کے حصے کو لیا اور ایک ایسا متن بنایا جہاں متی 6:9 اور لوقا 11:2 ایک جیسے تھے۔ اس نے کہا، "میں نے ابھی متی پڑھا اور یہ اس طرح ہے؛ میں اسے لوقا میں بھی ویسا ہی بناؤں گا،" اور وہ خاص متن پھر کنگ جیمز کے مترجمین نے استعمال کیا۔ اس طرح، آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک خاص ترجمہ جس یونانی یا عبرانی متن پر مبنی ہے وہ کتنی آسانی سے فرق ڈال سکتا ہے۔

چوتھا اور آخری نکتہ جس کے بارے میں ہم اتنی ساری تراجم کی وجہ کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں، وہ بہت سادہ طور پر، ترجمہ کو کتنا لفظی یا کتنا آزاد خیال بنانے کے بارے میں خدشات یا ترجیحات سے متعلق ہے اور یہ بھی کہ کون سے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، کنگ جیمز ورژن ایک

بہت قدامت پسند ترجمہ ہے۔ اسے مترجمین کی بہترین صلاحیت کے مطابق یونانی متن کے ساتھ لفظی طور پر سچا رہنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کے برعکس، ہمارے پاس کاٹن پیچ ورژن یا دی میسج جیسے تراجم ہیں (جو ہمارے دور میں بہت مقبول ہے)۔ دی میسج ایک بہت آزاد خیال ترجمہ ہے جہاں مترجمین کی ترجیح متن کے ساتھ قدامت پسند شکل میں سچا رہنا نہیں تھی، بلکہ ترجمہ کو اپنے سامعین کے لئے زیادہ پڑھنے کے قابل بنانا تھا۔ لہذا، تراجم کے وجود میں آنے کا ایک عامل مترجمین کی ترجیحات تھیں کہ وہ بہت قدامت پسند ہوں یا اپنے ترجمے میں کافی آزاد خیال ہوں اور ساتھ ہی وہ الفاظ جو وہ منتخب کرتے ہیں۔

یہ بات کافی مشہور ہے کہ دنیا بھر کی کوئی بھی زبان دوسری زبان میں ایک لفظ سے دوسرے لفظ کے ساتھ ایک سے ایک مطابقت نہیں رکھتی۔ اس کی ایک مثال کے طور پر، عبرانی ایک بہت ٹھوس زبان ہے۔ عبرانی میں اسماء بہت ملموس ہیں، جیسے چٹان، درخت، زمین، وغیرہ۔ اس کے برعکس، یونانی زبان بہت زیادہ مجرد ہے۔ یونانی زبان میں بہت زیادہ الفاظ ہیں جو تصورات اور مجرد اصطلاحات سے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ، عبرانی زبان، جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے، بہت کم الفاظ کا ذخیرہ رکھتی ہے، کم تعداد میں الفاظ استعمال ہوتے ہیں، جبکہ یونانی الفاظ کا ذخیرہ کافی وسیع ہے۔ لہذا، مترجمین کے لئے ایک چیلنج یہ ہے کہ وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتے ہوئے جو بہترین متعلقہ لفظ سمجھتے ہیں اسے منتخب کریں۔ یہ ایک اور عامل ہے جو اس بات کا سبب ہے کہ اتنی ساری تراجم ہیں۔

اس نکتے کو واضح کرنے کے لئے، میں ایک ایسی آیت پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے لئے بہت واقف ہو سکتی ہے: زبور 23 کی پہلی آیت، "رب میرا چرواہا ہے۔" نیو انٹرنیشنل ورژن میں زبور 23:1 پڑھتا ہے :

زبور 23:1
رب میرا چرواہا ہے، مجھے کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔

کنگ جیمز ورژن میں، آپ کو ملے گا:

رب میرا چرواہا ہے؛ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

آپ سوچ سکتے ہیں، "ذرا ٹھہریں، 'مجھے کچھ نہیں چاہیے۔' مجھے آئس کریم نہیں چاہیے۔ مجھے نئی گاڑی نہیں چاہیے۔ اس کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔ "یہ بہت انسانی چیزیں ہیں۔ تو کنگ جیمز ورژن کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ پھر آپ نیو انٹرنیشنل ورژن پڑھتے ہیں اور یہ تھوڑا سا واضح ہے: "مجھے کسی چیز کی کمی نہ ہو گی۔" بائبل ان بیسک انگلش نامی ترجمہ ایک اور بھی زیادہ آرام دہ اور پڑھنے کے قابل ترجمہ ہے، اور یہ کہتا ہے: "رب میری بھیڑوں کی طرح میری دیکھ بھال کرتا ہے؛ میرے پاس کوئی اچھی چیز نہیں ہو گی۔" نیو لونگ بائبل، جو ہمارے دور میں کافی آزاد خیال اور مقبول ترجمہ ہے، کہتی ہے: "رب میرا چرواہا ہے؛ میرے پاس وہ سب کچھ ہے جو مجھے چاہیے۔" آپ یہاں باریکیاں سن سکتے ہیں: کنگ جیمز ورژن، "مجھے کچھ نہیں چاہیے"؛ نیو انٹرنیشنل ورژن، "مجھے کسی چیز کی کمی نہ ہو گی"؛ نیو لونگ، "میرے پاس وہ سب کچھ ہے جو مجھے چاہیے۔" آخر میں، ینگز لٹریل ٹرانسلیشن، جو کہ کافی معاصر ہے، نے "رب" کو "یہوواہ" ترجمہ کیا: "یہوواہ میرا چرواہا ہے؛ مجھے کوئی کمی نہیں۔"

اس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مختلف تراجم پڑھنے سے دو چیزیں ہوتی ہیں: یہ صحیفوں کے بارے میں سمجھ کی وسعت لاتی ہے، اور یہ ایک چیلنج بھی پیش کرتی ہے۔ سمجھ کی وسعت ان خوبصورتیوں میں سے ایک ہے جو ہمیں ملتی ہے جب ہم ایک سے زیادہ ترجمہ دیکھتے ہیں، لیکن اسی وقت یہ ہمیں زیادہ محنت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ہمیں کبھی کبھی کئی مختلف تراجم کا مطالعہ اور پڑھنا پڑتا ہے تاکہ واقعی اس بات تک پہنچ سکیں جو صحیفہ کے کسی خاص حصے میں خدا کے دل کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اس کلاس کے اگلے کئی سیشنز میں ہم کلام کے کارکن بننے اور بائبل کے محنتی طالب علم ہونے کی اہمیت پر غور کریں گے۔